© rasailojaraid.com

ادارہ

ظلمت سے نور تک

اسلام دشمنی ہی قادیانیت کی روح ہے

عالمی مبلغ ختم نبوت عبدالرحمٰن باوا کے ہاتھ ہر چار قادیانیوں کا قبولِ اسلام

لندن (خصوصی رپورٹ) دسمبر۲۰۰۴ء میں برمنگھم میں عالمی مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرحمٰن باوا کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہونے والا خاندان‘ جس میں والدہ، دو بہنیں اور ایک بھائی شامل ہے‘ ان کو اللہ نے ایمان کی دولت سے نوازا اور قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا۔ نومسلم خاتون کی ایک تفصیلی تحریر ختم نبوت اکیڈمی فارسٹ گیٹ لندن کے پتہ پر ۲؍جنوری ۲۰۰۵ء کو موصول ہوئی۔ اس خاندان میں سب سے پہلے قادیانیت سے تائب ہونے والی ایک خاتون سودہ ہیں۔ جنہوں نے اپنی آپ بیتی بیان کی اور اس تحریر میں قادیانیت کے چہرے کو بے نقاب کیا۔ قادیانی جماعت کے جھوٹ کے سارے بھانڈے پھوڑ دیئے۔ قادیانیت سے تائب ہونے کے فوراً بعد ہی اپنے خاندان کو دعوتِ اسلام دینے لگ گئیں۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ چند ہی دنوں میں والدہ صاحبہ، ایک بہن اور ایک بھائی نے قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کر کے مولانا عبدالرحمٰن باوا کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اس خاندان میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون نے کہا ’’الحمدللہ‘ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا لاکھ شکر ہے کہ اس کے فضل سے میں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا۔

اپنی زندگی کے ابتدائی برس میں نے ایک پر جوش قادیانی کی حیثیت سے گزارے مگر اس کے ساتھ مجھے شدت سے احساس تھا کہ میں تقریباً ایک غیر مذہبی ماحول میں رہ رہی ہوں۔ اس احساس نے جو کہ خود میرے اپنے خاندان میں جماعتِ احمدیہ میں اور میرے شوہر میں موجود تھا‘ مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا۔ میری سوچ میں تبدیلی کا احساس قادیانی جماعت اور میرے شوہر کو ہوا۔ اس کا نتیجہ ایک ناکام گھریلو ازدواجی زندگی کے طور پر میرے سامنے آنا شروع ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھے یہ موقع ملا کہ میں صحیح طور پر اسلام کا مطالعہ کر سکوں۔ اس مطالعہ سے مجھ پر اسلام کی حقانیت اور قادیانیت کا فراڈ اور جھوٹ واضح ہو گیا۔ میں نے قادیانیت سے قطع تعلق کرنے اور اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ کچھ ہی عرصہ میں میں نے اپنے قادیانی شوہر کو خیر باد کہا اور ایک باعمل مسلمان سے شادی کر لی۔ الحمدللہ اب میں بہت خوش ہوں۔ میرا پورا سابقہ خاندان قادیانی ہے۔ سابقہ خاندان میں تقریباً بڑے لوگ قادیانی جماعت میں شامل ہیں لیکن الحمدللہ میرے اسلام قبول کرنے کے بعد میرے والدین اور بہن بھائیوں میں آدھے لوگ مسلمان ہو چکے ہیں جن میں میری والدہ، بہنیں اور ایک بھائی شامل ہیں۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ باقی افراد کو بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ حال ہی میں مجھے مولانا سہیل باوا صاحب نے کہا کہ میں اپنی اس وقت کی زندگی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بارے کچھ لکھوں، جب میں قادیانی تھی۔ اور اسلام کا مطالعہ کر رہی تھی۔ میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ اس وقت مجھے ہمیشہ قادیانی جماعت کی طرف سے یہ باور کرایا گیا کہ میں ایک ایسی جماعت کی رکن ہوں جو اللہ کی پسندیدہ جماعت ہے ۔اگرچہ اصل صورتحال یہ تھی نہ صرف میں بلکہ پوری جماعت اس بات سے ذرہ برابر بھی واقف نہ تھے کہ حدیث وسنت کی کیا اہمیت ہوتی ہے۔ اس کے باوجود جماعتی احباب خود کو انتہائی دیندار سمجھتے تھے۔

مجھے خوب یاد ہے کہ جماعت کے ماہانہ جلسوں میں جو کہ نہایت باقاعدگی سے ہوتے تھے۔ کبھی بھی حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی کے بارے میں بات نہیں ہوئی بلکہ کسی دنیا دار آدمی (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نمونہ بنا کر اس کے بارے میں گفتگو کی جاتی تھی جس کی محض دنیاوی زندگی خوش باش نظر آتی ہو اور اس بات کا بھی احساس ہوا کہ اس آدمی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی زندگی میں قرآن وسنت کا شائبہ تک نظر نہیں آتا۔ ایک دنیا دار قسم کے آدمی کو بطور نمونہ پیش کیا جا رہا ہے؟

میں اکثر اپنی والدہ سے پوچھا کرتی تھی کہ آخر کیا وجہ ہے، اس طرح کے ماہانہ جلسوں میں شرکت کو ایک فرض سمجھا جاتا ہے؟ مگر مجھے کبھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ ملتا بھی تو کیسے؟ ہر میٹنگ میں ہمیں ایک حلفیہ بیان پڑھنا ہوتا تھا کہ ہم اپنا سب کچھ ماں باپ، بیوی بچے، جان مال، دولت غرض سب کچھ جماعت کے لیے قربان کرنے کے لیے تیار رہیں گے اور میں اکثر سوچا کرتی تھی کہ سب کچھ قربان کرنے کا یہ حلف نامہ جماعت کے لیے کیوں لیا جاتا ہے؟ یہاں اسلام کا لفظ کیوں استعمال نہیں کیا جاتا؟ میرے لیے یہ سوال انتہائی اہم تھا۔ اس طرح کی میٹنگ میں عموماً موضوع گفتگو اسلام اور اسلامی زندگی کے بجائے مختلف جماعتی ایشوز ہوا کرتے تھے اور بیشتر وقت ایک مقامی جماعت کی طرف سے دوسری مقامی جماعتوں پر مختلف قسم کے الزام اور جوابی الزام لگانے میں کٹتا تھا۔ غرض یہ کہ ان میٹنگز میں اسلام، روحانیت، سنت کا کوئی شائبہ تک نہیں ہوتا تھا جبکہ نام ''دینی جلسہ'' ہوتا تھا۔ یہ صورتحال اب بھی باقی ہے اور اکثر لوگ ابھی اس بات سے واقف نہیں کہ وہ کس شیطانی چکر میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اللہ انہیں ہدایت دے۔ آمین۔

سالانہ جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں جو میٹنگز ہوتی تھیں، ان میں قادیانیوں کو کسی حد تک مذہب کے بارے میں بتایا جاتا تھا۔ میں باوجود لاکھ کوششوں کے جماعت کے ان لیکچرز کو نہیں سمجھ سکتی تھی کیونکہ ان میں استعاروں، الٹی سیدھی تاویلوں، بے ڈھنگی مثالوں کی بھرمار ہوتی تھی۔ ہر بات اصل صورت کے بجائے محض ''ظل'' اور ''بروز'' کے رنگ میں پیش کی جاتی تھی۔ ایسی صورت حال میں نہ کسی بات کا سر سمجھ میں آتا تھا نہ پیر۔ سالانہ جلسہ کیا ہوتا تھا محض ایک ''میٹنگ پوائنٹ'' تھا یا یوں کہیے کہ شادی دفتر، جلسہ گاہ کے پیچھے نوجوان لڑکے، لڑکیاں اپنی کارروائیاں جاری رکھتے جبکہ جلسہ گاہ میں بزرگ حضرات محض پھٹی آنکھوں سے خلیفہ کو سنتے رہتے۔ صورتحال اس حد تک بگڑی کہ خود خلیفہ کو سرعام ایسی حرکت پر سرزنش کرنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پڑی لیکن خلیفہ کو یہ بات کون سمجھائے کہ جس ماحول اور جلسہ کا اسلام اور سنت سے کسی قسم کا واسطہ نہ ہو اس کا حشر ایسے ہی ہوا کرتا ہے۔ہم میں سے اکثر لوگ محض اردو کلام سنتے اور واہ واہ کرتے تھے۔مرزا طاہر کا خاص حکم تھا کہ واہ واہ ضرور ہونی چاہیے۔ہمیں مرزا طاہر کے بیانات کبھی بھی سمجھ نہ آتے کیونکہ ان میں کوئی بھی بات براہ راست اسلامی تاریخ اور لٹریچر سے وابستہ نہیں ہوتی۔مجھے مرزا طاہر کے وہ دعوے خوب یاد ہیں جو اس نے مباہلے کے بارے میں کیے تھے۔ہمیں ہمیشہ یہی بتایا گیا کہ پوری اسلامی دنیا میں کوئی نہیں جو مرزا طاہر کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرتا۔البتہ ہمیں یہ بات بہت دیر سے معلوم ہوئی کہ مرزا طاہر جس کو مباہلہ کہتا تھا' وہ مباہلہ تھا ہی نہیں۔

بہر حال میں نے جب ان معاملات کو مولانا عبدالرحمٰن باوا سے سمجھا اور (مرزا قادیانی) کی تحریرات کو پڑھا تو مجھ پر حقیقت واضح ہوگئی کہ قادیانیت نہ صرف اسلام سے مختلف کوئی نام نہاد مذہبی ٹولہ ہے بلکہ اسلام دشمنی ہی قادیانیت کی روح ہے۔بس اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی ہمت عطا فرمائی۔اسلام قبول کرنے کے بعد مجھ پر واضح ہوگیا کہ قادیانی حضرات مرزا قادیانی کی کتابوں کو پڑھ لیں تو مزید ایک دن بھی قادیانیت سے وابستہ نہ رہیں۔اگر کوئی آدمی مرزا قادیانی کی کتابیں پڑھ کر بھی قادیانیت سے لاتعلقی کا اظہار نہ کرے تو اس کی محض ایک وجہ ہوسکتی ہے کہ وہ کمیونٹی سے خوف زدہ ہے۔ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ کمیونٹی کے بجائے آخرت کا خوف کھائیں۔

قادیانی حضرات سے جب پوچھا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی محض ایک مجدد تھا اور یہ کہ مرزا نے کبھی بھی نبوت اور مسیحیت کا دعویٰ نہیں کیا۔قادیانیوں کا یہ کہنا محض لاعلمی پر مبنی اور دھوکہ بازی ہے کیونکہ مرزا قادیانی کی کتابیں مرزا کو نہ صرف مجدد اور محدث بناتی ہیں بلکہ نبی، رسول، محمد، احمد، کرشنا، بدھا، عیسیٰ، موسیٰ، آدم، خدا کا بیٹا، خدا کی بیوی حتیٰ کہ خود خدا قرار دیتی ہیں۔

میرے اسلام لانے کے بعد میری دعوت پر میری والدہ، بہن اور بھائی نے مولانا عبدالرحمٰن باوا صاحب کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا۔اسی طرح دوسرے تمام قادیانیوں سے میری انتہائی گزارش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں اور کمیونٹی کا خوف کھانے کے بجائے اللہ اور آخرت کا خوف کھائیں اور مرزا کی کتابوں کو خود سمجھ کر پڑھیں اور خود دیکھیں کہ مرزا قادیانی نے کس طرح اسلام کی روح اور بنیادی عقائد کو مسخ کیا ہے۔یہ جاننے کے بعد آپ پر مکمل واضح ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیں گے۔

© rasailojaraid.com